خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 179

Track 1

Time 59:58

اساتذہ سے خطاب

کائنات میں کس علوم کی حکمرانی ہے؟

حضرت سلیمان  اور ہدہد کی گفتگو کی تشریح

اچھا بھئی... اسلام و علیکم؛پہلی بات تو یہ ہے مجھے آپ سے معزت کر نی ہے ہ
ما شاللہ ہمارے جو مہمان ہیں وہ ستر ہو ں گے ہساٹھ اور ستر تو اسّی
مناسبت سے ہم نے اس جگہ کااہتمام کیا اگر یہ پہلے سے علم ہو تا ہمیں ما
شااللہ میرے چاہنے والے اتنے سارے ہیں ہمیں مسجد میں انتظام کر لیتا مسجد
میں ماشااللہ چار سو کے قریب بندے آجاتے ہیں ہاب یہ ہے کہ آپ میں تفریق ہو
گئی آدھے اِدھر آدھے اُدھرباہر آواز جارہی ہے ہپہلے تو ہم معزرت خور فرمائیں
کہ تھوڑی سے آپ کو سمیت ہو ئی ہانشاا للہ آگلی دفعہ مثلاً وہ خوشی تو
مجھے بھی ہو ئی لیکن وہ سارے اکھٹے ہوتے ہیں بیٹھ کر تو میں بھی خوش نصیب
ہوں،آپ اتنے سارے ما شا اللہ اب کسی آدمی کے بچے ہوں اور کسی آدمی کے
بچے دس ہوںتو خوش نصیب کون ہے ہتو ماشاا للہ سب آپ میرے بچے ہی ہیں
تو یہ خوش نصیبی ہے کہ اتنے سارے بچے اب دوسری بات یہ ہے کہ بچے بھی اسے
ہیں پلے پلائے ہیں ہپڑھے لکھے ہیں ہبچے والدین پروارش کرتے ہیں،پھرتربیت
کرتے ہیں ،پھر ان کی تعلیم کا انتظام کر تے ہیں،رات دن محنت مزدوری کر کے
ان کی فیسو ں کا انتظام کر تے ہیں ہتب جاکر وہ بچے پڑھ لکھتے ہیں ہتو الحمد
اللہ آپ سب تو پلے پلائے ماشاا للہ پڑھے لکھے لوگ اتنے سارے جمع ہو گئے ہ تو یہ
ماہ صاحب روز گار بہت سارے صاحب اہل وعیال بھی ہوں گے،ماشا اللہ تو
خوش قسمتی میری زیادہ ہے ہ الحمد اللہ آپ لوگ تشریف لائے تو مجھے یہ بتا یا
گیا تھا کہ ہم سب لوگ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں مجھے بھی اشتحاق ہوا مجھ
سے بھی ملنا چا ہتے ہیں تو مجھے بھی ملنا چاہئے ہتو الحمد اللہ اللہ تعالیٰ نے
مہربانی فرمائی ایسے حالات پیدا ہو ئے کہ سب لوگ یہاں تشریف لائے ہتو اب
یہ ہے جہاں تک بات کر نے کا تقریر کر نے کا تعلق ہے ہتقریر تو آپ میری سنی
ہی چکے ہیں ہوہاں ہال میں وہ میں نے اپنے بزرگوں سے ایک لطیفہ سنا تھا ایک
آپ نے بھی سنا ہو گا ملا نصیر الدین کا نا م ملا نصیر الدین بھی کہتے ہیں شیخ
چلی بھی کہتے ہیں انہیں ملا دو پیازے بھی کہتے ہیں ایک کھا نا بھی ہے دو پیازہ
ان کے نام سے دو پیازے کھانا ہو تا ہے نے اسٹو کہتے ہیں کیا کہتے ہیں ہتو ان کو

بہت لوگوں نے ارینج کیا جلسہ بہت سارے لوگ جمع ہو ئے تو انہوںنے کہا بھئی
ملا نصیر الدین کو صاحب کو بلا نا چا ہئے وہ آنا نہیں چاہتے تھے بہت اسرار کے
بعدلوگوں نے کچھ خوشامد بھی کی کچھ واسطے بھی دئیے تو بادلے ناخستہ وہ
آگئے ۔کہ چلو بھئی اب تم کہے ہی رہے ہو تو میں چلتا ہوں بڑے خوش ہو ئے
لوگ جیسے جیسے اسٹیج پر آئے لوگوں نے تالیاں بجائیں خوشی کااظہار کیا تو
انہوں نے کہا بھائیوں میری بات غور سے سنو آپ نے مجھے بلا یا میں آیا میں آپ
لو گوں سے یہ پو چھنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں آپ اسے جانتے
ہیں ۔تو ظاہر ہے سب لوگوں نے کہا یہ آپ کیا بولیںگے ہمیں کیا پتا ہم نہیںجانتے
۔کہنے لگے ایسے لوگوںکو کور ماخذجاہل جوکچھ نہیں جا نتے ان کے ساتھ بات
کرنے کا کیا فائدہ السلام و علیکم اب لوگ پریشان ہو ئے کہ بھئی یہ تو تو پھر
لوگوں نے کہا پھر بلائو پھر بلا ئو پھر بلا ئو وہ آئے انہوں نے کہا بھئی میرا وہی
سوال ہے جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں آپ لوگ جانتے ہیں؟ تو لوگوں نے کہا جی
ہم جانتے ہیں ۔جو کچھ آپ کہتے ہیں ؟ہم جانتے ہیں ۔تو انہوں نے کہا بھئی
جب تم جانتے ہی ہوتو تم سے ب ات کر نے کا کیا فائدہ السلام و علیکم اب لوگ
اور زیادہ پریشان ہو ئے کہ بھئی اب لوگوں نے آپس میں کانے پھوسی کی اور یہ
کہاکہ آدھے یہ کہیں گے ہم جانتے ہیں ۔آدھے یہ کہیں گے ہم نہیں جانتے ہیںتو
ملا جی پھر آگئے ۔کہا بھئی میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں آپ لوگ جانتے ہیں؟ اندر
والوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں۔ باہر والوں نے کہا ہم نہیں جانتے ۔انہوں نے کہا
یہ تو مسئلہ ہی حل ہو گیا بھئی جو نہیں جانتے وہ ایک طرف ہے ۔ جو جانتے ہیں
وہ ایک طرف ہے ۔جو جا نتے ہیں ان کو بتادئیں جو نہیں جانتے السلام وعلیکم ۔
تو ما شا ا للہ آپ سارے ہی لوگ جان کار ہیں پڑھیں لکھے ہیں ۔علم کے حوالے
سے بھی معاشرتی حوالے سے بھی علم کے حوالے سے سب اس بات کو جانتے ہیں
آپ بھی جانتے ہیں میں بھی جانتا ہوں ہر پڑھا لکھا بھی جانتا ہے کہ یہا ں
کائنات میں علم کی حکمرانی ہے ۔مثلاً اب ہم یہ بات سب لو گ جانتے ہیں کہ
چاند، سورج، ستارے ، زمین، آسمان زمین کے تلغات، آسمان کے تلغات،فرشتے
جنات انسان مخلوق یہ سب اللہ تعالیٰ کا علم ہے اس کسے کو ئی ناکار نہیں کر
سکتا یہ سب اللہ تعالیٰ کا علم ہے ۔اور اللہ تعالیٰ کے علم کے پھیلائو کا نام کا
ئنات ہے ۔اللہ تعالیٰ کے علم کے پھیلائو کا نام کا ئنات ہے ۔اب کائنات میں بہت
ساری نوعیں ہیں فرشتوں کی نوعیں، جنات کی نوعیں،انسان کی نوع ،حیوانات
کی نوع ،نباتا ت،جمادات یہ سب نوع ہیںمثلاً پہاڑ جمادات میں اگر آپ پہاڑ کو
دیکھیں تو پہاڑ بھی دوسرے نوعیں کی طرح ایک نوع ہے ۔کوئی بھورا ہے ،کو ئی
کالا ہے، کوئی اونچا ہے، کوئی بھوربھورا ہے ،کسی پہاڑ کی کھو میں کوئلہ ہے،
کسی پہاڑ کی کھو میں نمک ہے ،کسی پہاڑ کی کھو میں سو نا ہے ، ،کسی پہاڑ
کی کھو میںچاندی ہے ،زمین کی تلغات میں زمینی گیسیس ہیں ۔معدنیات
ہیں ،یورینیم ہے ،ایلیم ہے ایک سلسلہ ہے یعنی ایک درخت ہو تا ہے ۔دورخت کے
پتے ہو تے ہیں ۔ شگوفی دیتے ہیں پھل رکھتے ہیں اسی طرح پہاڑ بھی پیدا ہو تا

ہے تو یہ ایک پورا سسٹم ہے ایک نیٹ ورک ہے اللہ تعالیٰ کے علم کا تو اس میں
پھر زمین پر زیر بحث نوع آتی ہے وہ انسانوں کی ہے افضل افضل نوع جو ہے وہ
انسانوں کی ہے تو جب ہم اس نو ع کی فضلیت کے بارے میں سوچتے ہیں کہ
بھئی یہ نوع کائنات میں دوسری تمام مخلوقات سے کیوں افضل ہے ؟کیا اس کے
اندر خصوصیت ہے ؟ظاہر ہے کوئی خصوصیت نظر نہیں آتی ۔ایک گدھا ہمارے
سامنے ہے ایک انسان ہمارے سامنے ہے ۔گدھے کی چار ٹانگے ہیں ۔انسان کے دو
پیر ہیں ،دو ہاتھ ہیں ۔گدھا چار ٹانگوں سے چلتا ہے ،انسان بھی چار ٹانگوں سے
چلتا ہے اس کے دو ٹانگوں کا نام ہاتھ رکھ لیا جائے دو ٹانگے ٹانگے ہو گئی ۔گدھے
کی بھی ناک ہے میری بھی ناک ہے گئی ۔گدھے کی بھی آنکھ ہے میری بھی آنکھ
ہے ۔گدھے کے بھی سنگھ نہیںہو تے میرے بھی سنگھ نہیں ہو تے ،اس کو بھی نیند
آتی ہے وہ سو تا ہے اس کو بھی بھوک لگتی ہے اس کو بھی بول براز کی
ضرورت پیش آتی ہے اور جس طرح آج کل ہمیں جسمی گیس آئی نہ ہر آدمی
پیٹ میں گیس لئے پھر رہا ہے گیس کا مرض گیس کا مرض گدھے کو بھی گیس
بنتی ہے ۔اس کے بھی دل کی خواہش ہو تی ہے ۔اس کے اندر بھی دلی تصانف
ہے ۔اس کو بھی شادی کی ضرورت ہے ۔ان میں بھی میل

Fmeal,Meal

ہو تے ہیں ،ان کے یہاں بھی بچے پیدا ہو تے ہیں ،جیسے ماں اپنے بچے کو دودھ
پلاتی ہے اس طرح ایک گدھے کی ماں بھی اپنے بچے کو دودھ پلا تی ہے ۔ اب رہ
گیا عقل وشعور کی بات اب انسان اس لئے افضل ہے کہ اسے حیوانات سے زیادہ
عقل ہے ۔ وہ زیادہ با شعور ہے ۔لیکن یہ بات بھی کوئی سمجھ کا درجہ نہیں
رکھتی ۔اس لئے اتنے سارے حیوانات ااتنے ہوشیار ہے کہ انسان وہاں تک پہنچ ہی
نہیں سکتے ۔مثلاً شہد کی مکھی اللہ تعالیٰ نے کہامیں شہد کی مکھی پر وحی
نازل کر تا ہوں پر نہیں کہا دیکھئے یہ بڑی غور طلب بات ہے انبیاء
علہیم الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل ہو ئی ۔کچھ انبیاء علہیم الصلوٰۃ والسلام کے
فلو ور ہیں ان پر وحی نازل ہو ئی اس میں خواتین بھی ہیں مرد بھی ہیں۔
حضرت مریم علیہ السلام ہیں ،حضرت حاجرہ علیہ السلام ہیں ۔ لیکن شہد کی
مکھی کا جہاں اللہ تعالیٰ تذکرہ کر تے ہیں۔وہاں کہتے ہیں شہد کی مکھی پر
ہم نے وحی نازل کی اور اتنی زیادہ اس کو سمجھ اور عقل دی کہ جب وہ پھول
پر بیٹھتی ہے تو جو مزید ذہر عرق ہو تا ہے وہ اس کو نہیں چوستی جو مزیر
صحت چیز ہے اس کو نظر انداز کر دیتی ہے اڑ جاتی ہے وہاں سے اڑ گئی ۔پھر
ایک نظام اللہ نے بنایا شہید کی مکھی کا اس میں ملکہ ہو تی ہے ،چوکدار بھی
ہوتے ہیں، سپاہی بھی ہوتے ہیں،سیکورٹی بھی ہو تی ہے جب شہید کی مکھی
رس چوس کر اپنے چھتے میں جا تی ہے تو وہاں ایک سسٹم ہے سیکورٹی نظام کا
تو وہ مکھیاں باقاعدہ اس کو سونگھتی ہیں اگر وہ مکھی غلط رس لیکر آگئی
ہے تو اس کو کوئی مقدمہ نہیں چلتا وہ اسی وقت اسے مار کر نیچے پھنک دیا جا

تا ہے ۔یعنی ناقابل جو معافی جرم ہے ملاوٹ کر نا جو انسان کا وسیلہ بن گیا ہے
کہ انسان ملاوٹ ہی کر تا ہے دودھ میں ملاوٹ،گھی میں ملاوٹ ،مصالحہ میں
ملاوٹ،ا س میں ملاوٹ،پیٹرول میں ملاوٹ،پانی میں ملاوٹ لیکن اللہ تعالیٰ کہتا
ہے کہ میں شہید کی مکھی پر وحی کر تا ہوں ۔شہید کی مکھی اگر غلط رس
لیکر کر چلی جاتی ہے تو وہ جرم قابل معافی نہیں ہے ۔اس نہ مقدمہ نہیں چلے
گا ناکہ صاحب ملکہ کہ حضور پیش کیا جائے کہے جی یہ بس آڈر ہے کوئی ملاوٹ
کر ے اگر کوئی ملاوٹ کر ے اس کی سزا یہ ہے اس کو اپنے خاندان سے دور کر دیا
جائے ۔ہلاک کر دیا جائے تاکہ کسی اور مکھی کو ملاوٹ کی ضرورت ہی نہ ہو ۔
انسان تو یہاں ایک قانون قانون تو ہے کی سزا ہے ۔یہ سزا نہیں ہے شہدکی
مکھی کی جو سزا ہے ۔اسی طرح شہد کی مکھی جب گھر بنا تی ہے سائنس نے
بڑی طریقی کر لی ہے کوئی سائنسدان آج تک شہد کی مکھی جیسا گھر نہیں بنا
سکابنا بھی سکتا اچھا اب آپ کہتے ہیں جی انسان کی ناک ہے وہ سونگھتا ہے تو
کیا خیال ہے آپ کا گدھا نہیں سونگھتا اس کو خوشبو بدبو نہیں آتی ۔کیا خیال ہے
کتے کو خوشبو بدبو نہیں آتی؟بلکہ انسان کو اور کتے کو موازنہ کیا جائے تو تجزیہ
کیا جائے تو کتے میں سونگھنے کی حس انسان سے زیادہ ہے ۔انسان کو تخواہ
ملتی ہے تین ہزار روپے کتے کا خرچہ ہے بیس ہزارروپے پندرہ ہزار روپے کیوں ؟
کہ وہ انسانوں کہ جو ومجرم ہیں ان کی نشاندہی کر کہ ان کو پکڑ وا دے ۔تو
انسان زیادہ ہوا کتا زیادہ ہوا ۔کون زیادہ ہوا ؟نہیں ڈرو نہیں کھل کر بات کرو
کتا نہیں تو مجھے بتائو بھئی ...میرے اصلاح ہو جائے گی بھئی ...اچھا اب اسی
طرح اور دوسرے جانور ہیں مثلاً بہت سارے ایک قدبڑیا ایک پرندہ ہو تا ہے اس
کی اتنی بڑی چونچ ہو تی ہیوہ درخت میں سوراخ کر کہ اس کہ ا ندر رہتا ہے ۔
انسان نے توکسی نے درخت میں گھر نہیں بنایااسی صورت سے ایک پندہ ہو تا ہے
اس کو بیا کہتے ہیں وہ چڑیا سے چھوٹا ہو تا ہے ۔اس پر ایک گھونسلہ ہو تا
ہے ۔ اب وہ گھونسلہ جو ہے تورئی کی طرح ہو تا ہے ۔جیسے سوکھی تورئی ہو
تی ہے نہ اس طرح کا وہ جال بنتا ہے اور اس کو وہ درخت کی شاخ میں لٹکا لیتا
ہے ۔آندھی ہو، برسات ہو،اولے پڑے ،برف گرے درخت جڑ سے اکھڑ جائے گا
گھونسلہ نہیں گرے گا۔مشہور ہے گھونسلہ نہیں گرے گا کبھی اچھا اس گھونسلے
کہ اندر میں نے دیکھا ہے وہ گھونسلہ اس گھونسلہ کہ اندر باقاعدہ بیڈہو تے ہیں
دو بیڈمیل کا الگ فیمیل کا الگ پھر اس کہ اندر میں نے دیکھا ہے جھولا ہوتا ہے ۔
جس میں بچے جھولتے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بجلی کی دریافت کوتو
آدمی دو سوسال میں دو سو سال پہلے بجلی نہیں تھی وہ کیا کر تا ہے وہ بیا
باہر نکلتا ہے جگنو پکڑ کر لو کمر پانچ چھ جگنو چھوڑ دیتا ہے وہ جناب قمقمہ
جل رہے ہیں مفت میں نہ بجلی بل آتا ہے نہ تار کی ضرورت ہے فری فری
بجلی بھئی اب انسان نے بجلی بنائی بلا شبہ یہ انسان کی عظمت ہے اس سے ہم
انکار نہیں کر سکتے جو بجلی سے پہلے انسان تھااس سے افضل ہوا نہ جب بجلی
بنا لی لیکن اس بجلی کا بل بھی آتا ہے یہ لوڈ شیڈنگ بھی ہو تی رہتی ہے ۔

اس بجلی کا کرنٹ بھی لگتا ہے ۔مر بھی جاتے ہیں لوگ جگنو کی روشنی سے
کون مرے گا بھئی ... تو ا سکا مطلب یہ ہے کہ بہ کے اندر بھی عقل ہے ۔اب کیا
اس کا نتیجہ مرتب ہوا کہ عقل سب کے اندر ہے ۔اگر عقل کی بنیاد پر ہم پوری
کائنات کا تجزیہ کریں ۔کائنات سے مراد زمین کا تجزیہ کریں تویہاں تو سب کو
عقل ہے ۔بلی کو بھی عقل ہے، چوہے کو بھی عقل ہے، پرندوں کو بھی عقل
ہے ،درختوں کو بھی عقل ہے ،درخت بات بھی کرتے ہیں انسان کو بھی عقل ہے
اب اس میں یہ ہے کہ انسان کہیں زیادہ کسی معاملے میں زیادہ عقل مند ہے
اور کہی مرتبہ حیوان انسان سے زیادہ عقل مند ہے ۔جیسے ابھی کتے کی مثال
دی شہدکی مکھی کی مثال دی ہے ۔ہدہدحضرت سلیمان  دربار میں تشریف فرما
ہیں انہوںنے جب نظر اٹھا کر دیکھا تو ہدہد ڈیوٹی پر رہتا تھا او ر اس کی یہ
ڈیوٹی تھی جب سلیمان  کا لشکر چلتا تھا۔ہدہد کی یہ ڈیوٹی تھی کی وہ
نشاندہی کر ے زمین پر پانی کس جگہ ہے آ پ سب کو پتا ہے حضرت سلیما ن
ہوا پر حکومت تھی پرندوں کی بولیاں جانتے تھے جب انہوں نے دماغ میں پلان ہو
گاپر کہیں جا نا ہوا گاتو ان کے ساتھ ہدہد نہیں تھے کہاں ہے انہوں نے کہاغیر
حاجر ہے نہیں آیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کو حاضر کیا جائے یہ قرآن قرآن ہے
اس کو حاضر کیا جائے اگر اس نے اپنی غیر حاضری کی کوئی مواقن وجہ نہیں
بتائی تو میں اسے زیبا کر دوں گا ۔حیران ہو گیا وہ حیران حیران سے مطلب یہ
ہے کہ اس وقت ہدہد زیبا ہو جا تا تو نسل ختم ہو جاتی پوری نوع ختم ہو جاتی
وہ ہدہد کو بھی پتا چلا کہ بھئی پیشی ہے وہ دوڑ پڑے پنڈی پنڈی دوڑیں ان کو
لینے تو حضرت سلیمان  کے دربار میں اس کی پیشی ہو ئی تو اس نے آکر معزرت
کی معافی مانگی اور اپنی غیر حاضری کی وجہ اس نے یہ بتائی کہ آپ کے
حکمرانی میں ایک ملک ہے صباح اور اس ملک کی جو سربراہ ہے وہ ہے خاتون
اس کانام ہے بلقیس اس کا نام بلقیس ہے اب وہ اللہ کو پرستس نہیں کر تی
اور ایسی ہے ویسی ہے تعریف کی ۔حضرت سلیمان  نے کہا اس کا ابھی پتا چل
جاتا ہے کتنا جھوٹ ہے کتنا سچ ہے کتنی اس میں حقیقت ہے ۔خط لکھا ملکہ
صباح کے نام خط لکھا اور اس کو جاکر کہا اس خط کا جواب لیکر آنا ہے اور وہ
صاحب خط لیکرکر محل میں پہنچ گئے ۔اند ر محل کر بیٹھ گئے سیہن میں اس
بات کا انتظار کیا کہ ملکہ باہر آئے جب ملکہ باہر آئے تو پہلے تو اس نے اپنی
موجودگی کااحساس دلایا اس نے کہا ہدہد بیٹھا ہوا ہے ۔پرندے بیٹھے ہیں بیٹھے
ہی رہتے ہیں ۔پھر اس نے اڑان لی اڑان لیکر ملکہ کے سامنے آکر وہ خط گرا دیا
اور وہ خط پڑھا آپ نے سنا ہی ہو گا کہ اب اس نے فوراً دربار کھولا بلا لیا ۔فوراً
ایمرجنسی میٹنگ میں اس نے کہا بھائی اسطرح اس طرح خط آیا ہے اس کا جوا
ب لکھا ۔یہ طویل بات ہو جائے گی یہ قصہ سب کو پتا ہے سب نے قرآن شریف
میں پڑھا ہے اس وقعہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے آپ
لوگ کیا سمجھیں ہیں یہ واقعہ اللہ تعالیٰ نے کیوں بیان فرمایا ہے ۔ماشا اللہ
سب پڑھے لکھے لوگ ہیں؟ اس کے پیچھے کیا اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے؟ اللہ تعالیٰ

کیا کہنا چاہتے ہیں ؟بتائیں ...ہیں ...؟یہ اللہ تعالیٰ تو اس میں آئے نہیں اللہ
تعالیٰ کا تو کوئی ذکرہی نہیں ہے اس میں اس میں ایک ہدہد ہے ایک عورت ایک
مرد ہے مرد افضل ترین بندے ہیں پیغمبر ہیں لیکن وہ ہدہد تو پیغمبر نہیں ہے وہ
عورت بھی پیغمبر نہیں ہے اس کے پیچھے کیا پیغام ہے بھئی کو ئی آدمی ہو تا وہ
آکر کہتا جی وہاں اس طرح اس طرح کوئی جن ہو تاکو ئی فرشتہ ہو تا ، ہدہد
کا کوئی انتخاب کیا ہے ہدہد سے مراد ہدہد سے آپ کیا مراد لیتے ہیں کیا مراد ہے
ہدہد تو اللہ تعالیٰ یہ بتارہے ہیں پرندے بھی شعور رکھتے ہیں ۔پرندوں میں بھی
عقل ہے ۔پرندے بھی رسول کا کام کر سکتے ہیں ۔رسول کہتے ہیں قاسم کو وہ
رسول نہیں ہیںجو اللہ کے رسول ہیں رسول کا عربی ترجمہ قاسم ہے ۔تو جب
پرندے نے وہ کام کیا تو کیا رسول نے کام کیاعربی زبان کے حساب سے تواللہ تعالیٰ
نے واقعہ میرے علم کے اندر سے واقعہ ہی حکمت بیان کی کہ عقل و شعور
صرف انسان کی معراج نہیں ہے ۔عقل و شعور سب میں ہے درختوں میں بھی
ہے ۔اب ہمارے یہاںایک درخت تھا ناظم آباد میں لگا ہوا اس کابادام کا تو حضو ر
قلندر بابااولیاء  نے مجھ سے کئی دفعہ فرمایا کہ بھئی یہ درخت اتنی باتیں کر تا
ہے میرے کان پک گئے ۔میں نے کہا جی کیا باتیں کر تا ہے ۔کہنے لگے وہ اپنے
خاندان کی باتیںکرتے رہتا ہے ۔میرا خاندان ایسا تھا بخارا سے چلا وہاںسے چلا
وہاں سے چلا تو اب تو بھئی میں دسٹپ ہو نے لگا ہوں میں کیا کروں اس کامیں
اس کو سمجھاتا ہوں کہ بھئی میرے سے بات نہیں کیا کرو لیکن وہ باز ہی نہیں
آتا ۔پھر ہم صبح کو اٹھے ایک دن تو وہا ںد رخت نہیں تھا پتا نہیں وہ کہاں چلا
گیا بڑا درخت تھا کسی نے کاٹا ہو گا کلہاڑی ولہاڑی چلنے کی آواز تو آنی چاہئے
تھی ۔تو اس کا مطلب ہے کہ درخت بھی باتیں کر تے ہیں ۔درختوں میں بھی
خاندانی فضلیت ہے نسلی میں خالص ہوں میں خالص بادام ہوں وہ نخالص بادام
ہے ۔میں کازی بادام ہوں وہ فلاح بادام ہے ۔تو اب یہ بات سمجھ میں آئی جو
علوم ہیں ۔علوم کا مطلب ہے عقل و شعور،علوم کا مطلب ہے سینس،علوم کا
مطلب ہے کسی چیز کو جاننا،نالج اور بھی کوئی لفظ ہے نالج کے علاوہ معلومات
یہی ہوا نہ کہ معلومات میں تو سب انسان اور حیوان برابر ہے کہیں انسان
زیادہ ہے کہیں حیوان زیادہ ہے ۔کہیں حیوان اتنے زیادہ ہیں کہ انسان مجبور ہے
ان سے مدد لینے پر کہیں حیوان اتنے مجبور ہیں وہ مجبور ہیں کہ انسان ان کی
مدد کرے ان کو کھیلا ئے پلا ئے ان کی نسل چلا ئے جیسے بھیڑ، بکریاں ،مرغیاں تو
شعوراور علم سے آگاہی ہی سب ہے ۔پھر انسان کو فضلیت کس طرح حاصل
ہو ئی ؟کہا نہ انسان ساری کائنات میں اس کو اشرف المخلوقات ہے ۔اب علم
کی دو قسمیں ہو تی ہیں ۔ایک علم وہ جو انسان کا بنا ہوا ہے ۔ اب جیسے ہم
پڑھتے ہیں اسکولوں میں کالج میں یہ اللہ کا علم نہیں ہے یہ انسانوں کا بنا یا
ہوا ہے

Maths

ظاہر ہے کس کا بنا یا ہوا ہے

Maths

اس کا نام کیا ہے جس نے پہلے پہلے یہ کیا

Maths

بنا یا اس میں انگریزوں میں تو ہے کرسٹن صاحبہ اس نے موجودہ سائنس اس میں نام ہے باقاعدہ میں ماشا اللہ آپ استادوں کو یاد نہیں تو میں شاگرد کو کیا یاد ہو گا سائنس ساری انسانوں کا علم ہے آنکھ بن کر کہ کہے سکتے ہیں انسانوں علم ہے اور ایک علم وہ ہے جو انسانوں کابنا ئے ہوا نہیں ہے ہوے علم ظاہر ہے اس کو وحی کا علم کہے گے اللہ کا علم ہے ہاللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وعلما انسان مالم یعلم ...ہم نے انسان کو وہ علم سیکھا جو نہیں جا نتا تھا ہوے علم کون سا ہے ؟سب سے پہلاانسان کو ن ہے ؟آدم کو اللہ نے کون سا علم سیکھا یا ؟علم لاسماء ...تو آدم کا پہلااستاد کون ہوا؟ پہلا شاگرد کون ہوا ؟ ہیں...؟ انسان ...انسان ہوا نہ لیکن کو ئی گدھا اللہ میاں کا شاگرد نہیں ہوا ہے ہکوئی پرندہ قرآن سے احادیث سے او ر الہامی کتابوں سے نہیں ہوا انسان کے علاوہ بھی فرشتوں کے بارے میں کہے سکتے ہیں اس لئے کہ وہاںجواب ملتا ہے فرشتوں نے کہا آدم خون خرابہ فسادبرپا کر دے گا ہاللہ میاں نے کہا کے یہ تو ہم جانتے ہیں تم نہیں جانتے تو آدم علیہ السلام کو وعلم آدم لاسماء سیکھا یا قالو ... آدم سے کہا بیان کروہم نے تمہیں علم سیکھا یا بیان کروبیان کر دیا ہفرشتے سنتے رہے اب فرشتوں سے اللہ نے کہا اگر تم سچے ہو تو بتائوتم بھی بیان کرو تو فرشتو نے کہا قالو اللہ ان ...ہم نہیجانتے تو اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ فرشتوں کو بھی اللہ نے علم سیکھا یا لیکن جب فرشتوں نے اس بات کا اطراف کر لیا کہ ہم تو نہیں جا نتے تو ا س کا مطلب ہے فرشتوں کو وہ علم نہیں آتا جو آدم علیہ السلام کو اللہ نے سیکھا یا جب فرشتوں کو ہی نہیں آیا ،تو جنات کو کہاں سے آئے گا ،درختونکو کہاں سے آئے گا ،حیوانات کو کہاں سے آئے گا ،تب علم کی دو طرزیں ہو ئیں ،دو قسمیں ہو ئیں ،دو کیٹگری ہو ئیں ،ایک وہ علم جو انسانوں نے بنایااور اس کو پھیلا یا اور ایک وہ علم جو اللہ نے سیکھا یا اور اور پیغمبروں نے اس کو پھیلا یا ہلیکن جب تک پیغمبروں نے وہ علم انسان کو نہیں سیکھا یا انسان نے کوئی علم ایجاد نہیں کیا تو اس کا مطلب ہے کوئی بھی علم جو اس وقت دنیا ، میں رائج ہے ہسائنس ہو

Maths

ہو،جو بھی ہو جغرافیہ ہو نئے نئے علوم ہوں یہ سارے علوم اس بات پر قائم ہیں ہکہ آدم علیہ السلام کی معارفت لوگوں نے وہ علوم سیکھے اپنے جیسے انسان باپ اساتذہ سے تو اب علم کی دو قسمیں ہو ئیں ہ ایک وہ علم ہو ا جو انسانوں کو بنا یا ہوا علم ہے اور ایک علم وہ ہے جو اللہ کا براہ راست ڈئریکٹ

علم ہے جس میں اللہ استاد ہے اور انسان شاگر د اس وقت جو صورت حال ہے
وہ بہت پریشان قل ہے اس میں تمام دنیا بہ انتہاء مستریب ہے ،بہ چین ہے ،بہ
قرار ہے، بہ سکون ہے ،وہ اس لئے ہے کہ انسانوں نے انسانوں کا علم تو سیکھا
لیکن اللہ کہ علم کی طرف چشموش نہیں کیا آنکھیں بند کر لیں بات یہ ہے کہ
علم علم ہے ایسا نہیں آپ صرف الہیٰ علوم سیکھیں اورد نیا وی علوم نہ
سیکھیں اس لئے آپ دنیا وی علوم نہ سیکھیں گے تو آپ کی ریل بنے گی ہی
نہیں ،جہاز بنے گا ہی نہیں ،بلڈنگ بنے گی ہی نہیں کو ئی ،گرمی کے لئے پنکھابنے
گا ہی نہیں کو ئی ، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں جب دنیا میں رہنا ہے ۔
معاشرتی نقطہ نظر سے ہمارے لئے ضروری ہے ہم دنیا وی علوم سیکھیں۔ لیکن
جب ہم کائنات کے فرد کی حیثیت سے سوچتے ہیں تو ہمارا یہ مشا ہدہ ہے کہ
جب بندہ یہا ں پیدا ہوگا ۔واپس جا رہا ہے اور یہ بھی پتا ہے ہمیں کہ یہ جس
طرح ایک دنیا ہے اس طرح مرنے کے بعد بھی ایک دنیا ہے ۔تو ایک آدمی جو یہاں
اس دنیا میں پڑھ گیا نوکری بھی کر لی اس نے پیسے بھی اچھے مل گئے ہیڈ
ماسٹربھی ہو گیا ،ہیڈ مسٹریس بھی ہو گئی پولیسٹریس بھی ہو گئی ،پولیس
والا بھی بن گیا ،پروفیسر بھی بن گیا ۔لیکن یہ علم جو ہے دوسری دنیامیں کام
نہیں آئے گا ۔یہ اس دنیا میں کام آئے گا تو اب ہمیں کیاکر نا چاہئے بحیثیت انسان
کے حیوان کے نہیں ایک آدمی جب پیدا ہو تا ہے وہ آدمی ہو تا ہے ۔آدمی
کوحیوان کہتے ہیں ۔جب وہ بڑا ہو کر کچھ سیکھ لیتا ہے اللہ کا اللہ کے رسول
کا علم جان لیتا ہے دنیا میں رائج علوم سیکھ لیتا ہے۔اب وہ انسان ہوجا تا ہے ۔
لقد خلقنا انسان فی احسان تقویم ...انسان ہماری بہترین صناعی ہے ۔ثم رددنہ
اسفل سافلین...لیکن یہ زمین کی انتہائی گہرائی میں گڑا ہوا ہے ۔ان اس گڈے
میں گرنے کا ایک ہی مطلب ہو تا ہے کہ د نیا وی علو م کے ساتھ ساتھ الہیٰ
علوم وحی کے علوم یا روحانی علوم بھی سیکھنے چاہئے ۔ورنہ یہ ہو گا کہ آپ
ساتھ سال ستر سال اتنی تو عمر بھی نہیں ہو تی مر جائیں گے ۔وہاں علم ہی
نہیں ہے تو وہا ںکیا کریں گے آکر بالکل بھئی ایک آدمی جاہل ہے۔ایک آدمی یہاں
ایم اے ہے ۔بتائیے کس کی فضلیت ہے ۔تو جہاں آپ جائیں وہاں تو آپ پہلی
کلاس بھی نہیں پڑھے ہو ئے وہاں کیا بنے گا آپ کا کیسی زندگی گزاریں گے ۔
کیسے آپ کو عزت و احترام ملے گا ۔اچھا اگر یہا ں کے علوم نہیں سیکھے ہو ئیے
یہاں عزت و احترام نہیں ملے گا ۔ اب ہو یہ رہا ہے ہم نے اس دنیا کے عزت و
احترام کے لئے، خواہش کے لئے، آرام کے لئے تو علم سیکھ لئے ہیں ۔لیکن وہاںکا
ہمیں کچھ پتا نہیں چلا کیا ہو گا کیا نہیں ہو گا تو یہ جو سلسلے ہیں میں
مختصر کر رہا ہوں یہ جو سلسلے ہیں نقشبندیہ سلسلہ ،چشتیہ سلسلہ،قادریہ
سلسلہ، فردوسیہ سلسلہ ،عظیمیہ سلسلہ یہ جو سلاسل ہے یہ وہ درسگاہیں
ہیں ،وہ کالج ہیں ،وہ اسکول ہیں،وہ یونیوورسٹیاں ہیں جو وحی کے علوم
سیکھا تی ہے ۔اور یہ جو کالج اسکول ہو ئے یہ وہ دراصل ہے جو آپ کودنیاوی
علوم سیکھا تا ہے ۔تو عظیمیہ سلسلے میں یہ ضرورت کے پیش نظر کیاایسا

طریقہ کار ہوا کہ دنیا وی علوم کے ساتھ ساتھ انسان روحانی علوم بھی
سیکھیں ۔پہلے تو مراقبہ ہال قائم کئے ۔مراقبہ ہال بہت جگہ ۸۰ کے قریب
مراقبہ ہال ہیں ساری دنیامیں کچھ اسکول قائم کئے اس کو علمی تقریباً ہمارے
دس اسکول ہیں ۔عظیمیہ پبلک اسکول ہم نے یہ سو چا جس طرح بچے

a b c d

پڑھتے ہیں اور

a b c d

یاد کر نے میں دو ڈھائی سال لگ جاتے ہیں ۔تو دس سال میں میٹرک کرتے ہیں
تقریباً بارہ سال میںبچہ میٹرک کرتا ہے ۔تو اب ایسا بھی طریقہ اختیار کیا جائے
کہ میٹرک تک بچے کے ذہن کی ایسی آویاری ہو جائے کہ ودونوں علوم سے
واقفیت حاصل کر لے ۔دنیاوی علوم سے بھی واقفیت حاصل کر لے اور دینی علوم
سے بھی واقفیت حاصل کر لے ۔یہ ہمارا میٹل ہے یہی ہمارا مقصد ہے ۔ہم یہ
پیغام آپ لوگوںتک بھی پہنچانا چاہتے ہیں ۔اسکول وہی ہے تعلیم وہی ہے ۔جو
سب اسکولوں میں ہوتی ہے لیکن ہم نے ایسا نصاب بنایا ہے مثلاً اب چھوٹے
بچوں کو ہم کچھ بھی نہیں کر تے ہم اولیاء اللہ کی کہانیاں سناتے ہیں ۔کبھی
پیغمبروں کی سنادی ،کبھی صحابہ کی سنا دی ،کبھی خواجہ غریب نواز
کی ،حضور قلندر بابا اولیاء  کی،بابا فرید کی ،داتا کی کہانیاں سناتے ہیں اچھا
کہانیا ں ایک ایسا علم ہے جو بہت جلد ی یاد آجاتا ہے ۔دو علم جلدی یاد ہو جاتے
ہیں ۔یا تو کہانی یاد جلدی ہو تی ہے یا شاعری یاد جلدی ہو تی ہے ۔شاعر جو
ہے کسی شعر میں بہت لمبی بات کہہ دیتے ہیں ۔تو حضور قلندر بابااولیاء  نے
ایک ربائی کہی ہے دستہ جو ہے ''دستہ جو ہے کوزے کو اٹھانے کے لئے ''وہ
دستیاب ہے نہ پیالے میں ہینڈیل جو ہے کوزے کو اٹھانے کے لئے (دستہ جو ہے کوزے
کو اٹھانے کے لئے   صاحب سلیقہ سے بناتا ہے کمہار) اب کہا مطلب ہوا اس کا
کہ ایک بہت خوبصورت محبوبہ تھی اس کی بہترین خوبصورت بنڈلی تھی ساگئق
کہتے ہیںبنڈلی کو وہ مر گئی بچاری وہ قبر میں دفن اس کے گوشت اور ہڈیاں
مٹی ہو گئی اب کمہار گیا اس نے وہاں سے مٹی اٹھا ئی بین لی اور اس کو وہ
کہا کہتے ہیں آواکہتے ہیں اس میں گھما کر اس کا کنڈا بنا یا (دستہ جو ہے کوزے
کو اٹھانے کے لئے   صاحب سلیقہ سے بناتا ہے کمہار)ایک اور ہے ہماغذکو شہدکی
مکھی کو ماغذ کہتے ہیں ۔ماغذ کو باغ میں جانے نہ دینا ۔(ما غذ کو باغ میں جانے
نہ دینا  کہ نا خون پروانے کا ہو گا )شہد کی مکھی تو جائے گی باغ میںوہاں سے
رس چوسے گی رس چوس کر لاکر چھتے میں ڈالے گی ۔چھتے میں شہدبنے گا تو
لوگ جو ہیں مکھی کے چھتے پر ڈاکا ڈالیں گے چورا کر لائیں گےہ شہد نکالیں گے
موم بچے گاموم کی موم بتی بنے گی ۔موم بتی جب جلے گی تو پروانے آئیں گے ۔
اور وہ پروان چڑھیں گا ۔(ما غذ کو باغ میں جانے نہ دینا  کہ نا خون پروانے کا ہو
گا )ایک شعرنے کتنی بڑی بات کہہ دی اسی طرح کہانیاں مختصر ہو تی ہیں وہ

بچوں کو جلدی ذہن نشی ہو جاتی ہیں ۔اب میری دادی اماں مجھے کہانیاں
سناتی تھیں وہ مجھے اب تک یاد ہے ۔تو اسی طرح اب تو وہ دستور ہی نہیں
رہا آپ تو بچے پیدا ہو تا ہے سانس بیگم کہتی ہے میرے سے تو توقع نہیں رکھنا
میں تمہارے بچے پالوں گی ۔خود ہی پال لیں بھئی …میں کہتے سنا بھئی اپنے
کانوں سے بہو بیگم یہ تمہارا بچہ ہے میں پہلے یہ نہیں تھا پہلے یہ کہتے بہو
بیگم بچے مجھے دے دو تم گھر کا کام کرو بچے میں پالونگیا اور پھر وہ دادی اماں
نانی اماں کہانیاں سناتی تھیں ۔کہانیاں سنا سنا کر اب مجھے یاد ہے میری والدہ
صاحبہ جب مجھ کو اٹھا تی تھی اٹھو بھائی صبح ہو گئی لاالہ اللہ محمد …اب یہ
دو تین سال کی عمر میں سنا نا شروع کیا ہو گا ۔پانچ سال کی عمر میںکیا ہوگا
اب میں جناب ۸۰ سال کا مرد ضعیف ہو گیا ہوں میری جب آنکھ کھولتی لاالہ
اللہ…وہ شعور میںپڑھ گیا بیج ڈال دیا لاالہ اللہ…کابچے کے شعور میں بیج ڈال دیا
وہو درخت بن گیا تو اب یہ باتیں نہیں رہی اب یہ باتیں نہیں رہی اس کی وجہ
سے جنریشن میں پا گیا جنریشن کا جب تذکرہ ہو تا ہے تو ماں باپ شکوہ کر تے
ہیں اولاد خراب ہو گئی فلانہ ہو گیا اور یہ ہو گیا وہ ہو گیا ۔نہیں کچھ بھی
نہیں ہوا ۔ماں باپ خراب ہو گئے ۔انہیں فرصیت ہی نہیں ہے کہ بچے کو کلمہ
سیکھائیںپڑھائیں ۔کہانیاں سنائیں بتائیے کتنی ماں ہیں جو اپنے بچوں کو کہانیاں
سناتی ہیںہاتھ اٹھائیں ایک ،دو، تین تین ہاتھ چار ، پانچ  سو آدمیوں میں پانچ ہیں
تو کتنے جنریشن ہو گا اچھاجی کتنے ابا ہیں ہمیں یاد ہے جب کو ئی بھی بزرگ
اللہ والا آتا تھا کوئی بھی تقریر واز ہو تا تھا وہ ہمیں لیجاتے تھے ۔ہمیں نہیں پتا
تھا کہ کیا ہے لیکن جا نے سے کیاہو تا تھا بزرگوں کااحترام آگیا علم میں ہم ن ے
بزرگوں کی کبھی بے حرمتی نہیں کی برا نہیں کہا اس لئے کہ ہمارے ذہن میں
یہ بات پڑھی ہو ئی ہے بزرگ کا مطلب ہے احترام کرنا ۔یہ مطلب تو نہیں ہے
ہمارا بڑا ہے تایا ہے چچا ہے اب آپ بتائیے یہ ماشا اللہ اتنے باپ بیٹھیں ہیکس نے
اپنے بچوں کو مسجدمیں لیجاتے ہیں۔بھئی آپ مسجد میں جاتے ہیں تو کیوں نہیں
لیجاتے ؟آپ کسی بزرگوں سے محبت کرتے ہیں کسی سلسلے کے فرد ہے وہاں
جاکر گھنٹوں گھنٹوں ان کی صحبت میں بیٹھتے ہیبچوں کو کیوں نہیں لیجا تے تو
جنریشن کیپ کا ذمہ دار اولاد ہو ئی یا ماں باپ ہو ئے ۔تو یہ جو اسکول کا ہم
نے نصاب بنایا ہے کہ اولیاء اللہ کے قصے یا پھر ہم کیا کہتے ہیں رشتے داروں
کووہ جو رشتے دار یہاں آتے ہیں ان کو بھی ہم یہی سمجھا تے ہیں ۔شئر کرتے
ہیں کہانیا بھی سناتے ہیں بچوں سے پروگرام بھی اچھی طرح تو آپ سب تشریف
لائے مجھے اچھی طرح بڑی خوشی ہوئی تو میرا پیغام آپ کے کے لئے چونکہ معلم
ہیں معلم کی بڑی فضلیت ہے ۔حضور پاک ﷺ کے لئے معلم الاخلاق کہا گیا ہے ۔
اللہ تعالیٰ سب سے بڑا معلم ہے وعلم انسان مالم یعلم…انسان جو نہیں جا نتا
تھا میں نے اس کو وہ علم سیکھا یا تو آپ کہاں کھڑے ہیں؟ غور کیجئے آپ کہاں
کھڑے ہیں؟ معلم کی حیثیت سے آپ کہاں کھڑے ہیں ؟آپ کے ذمہ وہ ڈیوٹی لگ
گئی ہے جو پیغمبروں اور اولیاء اللہ کی ہے ۔بڑی زمہ داری ہے آپ کی آپ اپنی

نسل کو آوارہ بنادیں ،بدماش بنا دیں،سیاست دان بنادیں ، نمازی بنا دیں ،جو
A چاہے آپ بناسکتے ہیں اور جو بچے آپ کے پاس آتا ہے آپ کہتی ہے

B اس کو

B نہیںکہتا کبھی کیوں نہیں کہتا

وہ آپ کا معمول ہے ۔آپ عامل ہیں آپ

A

کہے گے بچے کہے گا, آپ

B

کہے گے بچے کہے گا

B

اگر کسی بچے نے

A

کو

B

کہے دیاتو آپ اسے سمجھائیں گے دمکائیں گیہو سکتا ہے تھوڑا سا اے ڈرا وا بھی
دیں ۔چپت بھی مار دیں ۔لیکن آپ اس سے

A

کہلواکر رہے گے اور بچے

A

کہے گا اور جب بچے

A

کہے گا جب ہی وہ آگے بڑھے گا ورنہ وہ نہیں کہے گا تو بچے جاہل رہے گا
ساری زندگی تو جتنی آپ کی ذمہ داری ہے میری خواہش ہے میری دعا بھی ہے
آپ میرے سے چھوٹے ہیں ما شا اللہ میرا خیال ہے آپ بھی مجھ سے چھوٹے ہی
ہو نگے مطلب یہ ہے کہ سب چھوٹے ہی ہیں ۔ویسے تو میں سب سے چھوٹا ہو
بوڑھے آدمی جو ہیں بچوں کے برابر ہو جاتے ہیں ۔تو اس میں یہ ہے کہ آپ اپنے
پھولوں میں اپنی کلاسوں میں یہ جو ہمارا مشن ہے روحانی مشن یہی کہ علم
کا مشن ہے پیغمبروں کے علم کا مشن ،اولیا ء اللہ کے علم کا مشن اس میں آپ

ہمارا ساتھ دیں ہمارے ساتھ تعاون کر یں مطلب یہ ہے کہ یہی جو ہم نے کام
شروع کیا ہوا ہے آپ بھی بچوں کی تعلیم و تربیت شروع کریں ۔اگر آپ کو
روحانی علوم سیکھنے ہیں اور ضرور سیکھنے چاہئے اس لئے کہ آپ یہاں مکان بنا
لیں ،مسجد بنا لیں ،مدرسہ بنا لیں کچھ کر لیںلیکن اگر آپ کے پاس علم نہیں ہو
گا تو اس دوسری دنیا میں آپ کی حیثیت جاہل کے علاوہ کچھ نہیں ہے یہاں بھلے
آپ

phd

ہوں چلو وہاں کی

phd

نہیں ہو رہی ہے کم از کم میٹرک تو کر لو ۔اس کے لئے پھر ہمارے خدمات ہر
وقت حاضر رہے گے انشا اللہ ہماری تو ڈیوٹی ہے کام ہی ہے اللہ تعالیٰ آپ سب
کو خوش رکھے آمین ۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو برکت دے آمین۔اللہ تعالیٰ آپ سب
کو سکون کی دولت سے مالا مال کرے آمین۔اور رسول اللہ ﷺ کے مشن کی ترویج
میں آپ کو زیادہ سے زیادہ کام کر نے کی توفیق دے آمین۔کسی صاحب کو کوئی
سوال کر نا ہو چھوٹا موٹا جلدی سے تو آپ کر سکتے ہیپو چھ سکتے ہیں ۔

مہمان گرامی :ابا جی سوال یہ ہے کہ جو آپ کی جو کتابیں ہیں یہ پرو ائڈ کر
سکتے ہیں عظیمی لائبری سے ہمارے اسکولوں کے لئے ۔

ابا جی ہاں: بالکل ہو گا ہاں بالکل ہو گا آپ ہمیں اپنی دایمنڈبتائیں انشا اللہ کو
شش کریں گے پو را کر نے کے لئے ہمارے پاس کتابیں بھی ہیں ہمارے پاس بچوں
کی بھی کتابیں ہیں اسلامیات کی میں ابھی چھٹی ساتویں آٹھویں تو چھپ گئی
ہیں اسلامیات کی اور وہ تقریباً ساتھ ستر اسکولوں میں وہ پڑھائی بھی جا رہی
ہیںاسلا م آباد میں وہ جو اسکول ہے ۔ کون سا اسکول ہے؟ کون سا اسکول ہے
بھئی ...اسلام آباد میں فیڈرل اس میں بھی یہی کتابیں پڑھائی جا رہی ہیں اب
میں نے اللہ کی تو فیق کے ساتھ پہلی سے آٹھویں تک کورس مکمل کر دیا ہے تو
میرا کام ختم ہو گیا وہ چھپائی میں ہے اس میں آپ وہ ہم سے جو تعاون چاہے
حاضر ہیں آپ لوگ گروپ وائس ہمارے پاس آنا چاہیں سیکھنے کے لئے ہم اس
کے لئے بھی تیار ہیں۔ایک ایک دو سے کچھ نہیں ہے گروپ ہو دس بیس آدمی کا
بارہ آدمی کاکوئی دن مقرر کر لیں مہینے میں ایک دفعہ پندرہ دن میں ایک دفعہ
اس کے لئے بھی ہم حاضر ہیں میں بھی حاضر ہوں میرے جو شاگرد ہیں وہ بھی
حاضر ہیں ہیہ ہماری یہ زینب باجی ہیں ذرا کھڑے ہو جانا یہ ہماری صاحبہ
پرنسپل ہیں ہاں جی کیا طریقہ ہو گا یہ آپ سے سیکھنا چاہے تو

مہمان گرامی :اگر ہم آپ سے ملنا چاہے تو

پرنسپل صاحبہ :تو مجھ سے آپ میرے اسکول میں مل سکتی ہیں ۔

ابا جی :یہاں مراقبہ ہال میں مل سکتی ہے؟

پرنسپل صاحبہ :مراقبہ ہال میں مل سکتی ہیں آپ میں ہفتے کے دن آتی ہوں ۔ ہر ہفتے کو شام چار بجے یہاں موجود رہتی ہوں اگر آپ لوگ کچھ سیکھنا چاہے کسی بھی طرح کا روحانی علوم ابا جی کی زیر ہدایت اور زیر نگرانی تو اس کے لئے میری خدمات ہمیشہ آپ کو ملتی رہیں گی انشا اللہ تعالیٰ جب تک میں زندہ ہو ں اسی مرکزی مراقبہ ہال میں ناظم آباد میں اگر آپ کی خواہش ہے یا وہ قریب پڑھتا ہے تو عظیمیہ اکیڈمی کے نام سے میرا اسکول ہے 5-

B

میں آپ مجھ سے وہاں اسکول ٹائمنگ صبح نو بجے سے ایک بجے تک میں وہاں ہو تی ہوں پیر سے جمعے تک پانچ دن اور ہفتے کے دن میں یہاں پائی جاتی ہوں اگر ایسا کوئی سلسلہ ہو جا ئے کہ آپ لوگ گروپ کی شکل میں ہفتے کے دن سیکھنا چاہیے کچھ تو میں وقت دے دوں گی انشا اللہ تعا لیٰ دو بجے سے ایک بجے سے جیسا سسٹم بن جائے تو آپ لوگ سیکھ سکتے ہیں جو میں نے مرشد کریم سے سیکھا ہے میں نے تو سیکھا ہی ہے الحمد اللہ ...

مہمان گرامی ؛ناظم آباد میں 5-

b

میں کیا ہے

پرنسپل صاحبہ ؛ناظم آباد 5-

b

میں اسکول ہے میرا ۵ نمبر ناظم آباد میں جو جامع مسجدہے وہاں پر عظیمیہ اکیڈمی کے نام پر اسکول ہے میٹرک تک تو وہاں آپ مل سکتی ہیں کچھ علمی موضوعات کے بارے میں اگر آپ کچھ معلوم کر نا چاہیں تو میں موجود ہوں وہاں پر آپ مل سکتی ہیں ۔اور یہاں گروپ بنا کر جیسے ابا جی نے کہا ہے آپ علم حاصل کر نے کے لئے کچھ وقت نکالیں حاصل کر نا چاہیں تو یہاں بھی میں آپ کمی خدمت کر نے کے لئے تیار ہوں ۔

ابا  جی ؛اچھا ایک یہ ہمارے یہاں عرس ہو تا ہے عرس ہو تا ہے ستائیس جنوری کو حضور قلندر بابااولیاء  کا تعارف تو آپ کو بتا دیا گیا ہوگا بتا دیا ہے۔تو حضور قلندر بابااولیائ بابا تاج الدین ناگپوری کے نواسے ہیں چشتیہ سلسلے سے ان کا تعلق ہے اور نیا سلسلہ حضور پاک ﷺ کی ہدایت اور حکم کے مطابق عظیمیہ سلسلہ انہوں نے قائم کیا ہے ۔اور اس سلسلے میں انہوں نے کتابیں بھی لکھیں اور میں ان کا بہت ہی چہیتا مجنومجنو اس لئے کہ لوگوںنے کہا کہ صاحب یہ کیا بات ہے کسی کو نفلوں میں لگا یا ہوا ہے کسی کو روزوں میں لگا یا ہوا ہے

اسے آپ کچھ نہیں کہتے تو کہنے لگے بھائی یہ دودھ پینے والا مجنو ہے اسے کسی
اور کام میں لگائے گا بھاگ جائے گا میں اس کا ہاتھ پکڑ کر لیا ہوں تو الحمد اللہ
میں رات دن سو لہ سال انہوں نے مجھے پالا پوسا ہے اور وہی سلسلہ عظیمیہ
ہے اور اس سلسلہ عظیمیہ کی جو ضرورت پیش آئی حضور پاک ﷺ کے ارشاد کے
مطابق وہ یہ ہے کہ اب جو دور ہے اس میں شعور بڑھ گیا ہے ۔اب دیکھئے نہ
چھوٹے چھوٹے بچے ہر سال کے نو سال کے کمپیوٹرگیم کھیلتے ہیںاور مجھے ابھی تک
بھی کمپیوٹر نہیں آتا میں اتنا بڑا ہو گیا ہوں ۔تو بہت بہت فرق پڑھ گیا ۔بچے
بہت ذہین ہو گئے ۔تو حضور پاک ﷺ ارشاد یہ فرمایا انہو ں نے کیونکہ شعور بالغ
ہو گیا ہے تو اب وہ جو باتیں سینا بطونا کی تھی سینا بطونا چل رہا ہے مرید ہو
گیا جب دیکھا تو اس دنیا سے رخصت ہو گیا اس کو علم کر و شعوری صلاحیت
کے مطابق شعوری استعداد کے مطابق شعوری ترقی کے مطا بق تو سلسلہ
عظیمیہ نے ایک کاوش کی ہے ۔حضور پاک ﷺ کے نام پر کتابیں بھی لکھی ہیں
بچوں کی علمی کتابیں لکھیں ہیں ۔بڑوں کی بھی لکھی ہیں ۔پھر مراقبہ ہال
قائم کئے لائبرئیاں قائم کی تو اس میں آپ ستائیس کو عرس ہو تا ہے چھبیس کو
ہم یہا ں ورکشاپ کر تے ہیں ۔ورکشاپ آپ کو پتا ہی ہے دسکشن ہو تا ہے ۔
تو اب یہ تیرویں ورکشاپ ہے ۔اس میں ساری دنیا سے لوگ آتے ہیں ایشاء سے،
لندن سے ،امریقہ سے ،ہالینڈ سے ،فرانس سے ،تھالینڈ سے ،متحدہ عرب امارات
سے پھر یہا ں پاکستان کے لوگ اب پیچھلے سال جو فیگر نکا لا تھا تو بائیس یا
چھبیس

phd

تھے اور جو صدارت کر چکے ہیں بڑی بڑی یونیوورسٹی کے جامعہ کراچی ہے
ملتان یونیوورسٹی کے تو یہ ہر سال دستمبر میں چھبیس جنوری کو ورکشاپ ہو
تی ہے اس کی سٹیں تو محدود ہین لیکن ہم اساتذہ کو ظاہر ہے بڑی اہمیت
دیتے ہیں ۔ایک بات آپ پڑھے لکھے آدمی کو سنائیں ،ایک بات آپ کسان کو سنائیں
،جو انگھوٹھا چھاپ ہے تو وہ ایک کسان کو سنانا سو کسان جب سنے گے تو ایک
پڑھے لکھے آدمی کے برابر ہو نگے ۔اگرورکشاپ میں پڑھے لکھے لوگ تشریف لائیں
تو پھر وہ ہماری ایک سیٹ جو ہے ایک نہیں ہو گی سو کے برابر ہو گی ۔تو اس
سلسلہ میں اگر آپ حضرات کو دلچسبی کو تو ہم دوسروں کو نہیں دیں گے
سیٹیں آپ کو دیں گے تو اس کے لئے آپ یہاں سے فارم لیجائیں ورکشاپ کے ہمیں
بتادیں پہلے سے ایدوانس بکنگ ہو تی ہے اس میں آپ تشریف لائیں ہمارے ساتھ
ما شا اللہ نظریہ رنگ ونور ایک کتاب ہے ۔جیسے اور بہت یہی تک ہے
ریکارڈنگ ۔ اختتام

★★★★★★★